1730 ۔ ان ممالک میں روزہ جن میں دن یا تو بہت ہی چھوٹا اور یا پھر بہت لمبا ہوتا ہے

سوال

بعض اسکانڈنفی ممالک کی طرف سال بھر دن رات سے بہت ہی بڑا ہوتا ہے یہاں تک کہ رات صرف تین گھنٹے ہوتی ہے اور اکیس گھنٹے دن اگر تو رمضان کا مہینہ سردیوں میں آتا ہے تو ان ممالک میں مسلمان صرف تین گھنٹے کا روزہ رکھتے ہیں لیکن اگر رمضان گرمیوں میں آئے تو وہ دن لمبا ہونے کے سبب طاقت وقدرت نہ ہونے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتے ۔
ہماری آپ سے گزارش ہے کہ افطاری اور سحری کے اوقات اور وہ مدت جس میں رمضان کے روزے رکھیں اس کی تحدید کر دیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شریعت اسلامیہ کامل اور سب حالات و لوگوں کو شامل ہے ۔

اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

(آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھر پور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا) المائدہ / 3

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

(آپ کہہ دو کہ سب سے بڑی چیز گواہی دینے کے لئے کون سی ہے آپ کہئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے تا کہ میں اس قرآن کے ذریعہ سے تم کو اور جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو ڈراؤں) الانعام ۔ 19

اور اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

(ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے) سبا / 28

اور اللہ تبارک وتعالی نے مومنوں کو روزوں کی فرضیت کے بارہ میں مخاطب کرتے ہوئےفرمایا :

(اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقوی اختیار کرو) البقرہ / 183

اور اللہ تبارک وتعالی نے روزے کی ابتداء اور انتہاء بیان کرتے ہوئےفرمایا :

(تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو) البقرہ / 187

تو یہ حکم کسی ملک یا لوگوں کی ایک خاص قسم کے ساتھ خاص نہیں کیا بلکہ اسے عام اور سب کے لئے مشروع کیا ہے اور یہ لوگ جو کہ سوال کرنے والے ہیں یہ بھی اسی عمومی حکم میں داخل ہیں ۔

اور اللہ جل جلالہ اپنے بندوں پر بہت ہی مہربان اور نرمی کرنے والا ہے اس نے ان کے لئے آسانی اور سہولت کے راہ مقرر کئے ہیں جو کہ ان پر واجبات کی ادائیگی میں معاون ثابت ہوتے ہیں تو اللہ تعالی نے مسافر اور مریض کے لئے یہ مشروع کیا ہے کہ وہ رمضان میں مشقت کو دور کرنے کے لئے روزہ نہ رکھے بلکہ افطار کرے ۔

اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

(ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پآئے اسے روزہ رکھنا چاہئے ہاں جو بیمار یا مسافر ہے اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہئے اللہ تعالی کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے اور سختی کا نہیں) البقرہ / 185

تو مکلفین میں سے جو بھی اس رمضان کے مہینہ کو پآئے اس پر روزے رکھنا واجب اور فرض ہیں اگرچہ دن لمبا یا چھوٹا ہی کیوں نہ ہو ۔

اور اگر وہ روزے مکمل اور پورے کرنے سے عاجز آجائے اور اسے مرنے کا ڈر یا پھر مرض لاحق ہونے کا خطرہ ہو تو اس کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اتنا کھا لے جتنا اس کی تکلیف کو رفع کرے اور جان بچائے پھر اس کے بعد باقی سارا دن کھانے پینے سے رکا رہے اور اس پر دوسرے ایام میں اس دن کی قضاء ہو گی جب اس کے لئے روزہ رکھنا ممکن ہو ۔

واللہ تعالی اعلم .